THE ALHAKAM, WEEKLY QADIAN,

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

الحکم

ہفتہ وار — دور جدید — چندہ سالانہ

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دو امینی تمنا مینی غرض دارالاماں بینی

مدیر مسئول: شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

بانی: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

جلد ۳۷ | قادیان - ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ یوم یکشنبہ | نمبر ۳۹

دارالامان کا ہفتہ

احرار کانفرنس

اس ہفتہ دارالامان کی اہم ترین خبروں میں سے احرار کانفرنس کا انعقاد تھا۔ احرار کانفرنس کا جو قدر پروپیگنڈا کیا گیا تھا اسے دیکھ کر اور پرانی کانفرنس کے حالات سے مطلع ہونے کے بعد ہماری زبان سے بے اختیار نکلا کہ بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا۔ یہ کانفرنس قادیان کے قریب ایک موضع رجادہ میں جو کہ تحصیل گورداسپور تھانہ کاہنواں ہے۔ اور قادیان کی تحصیل بٹالہ اور تھانہ بھی بٹالہ ہے۔ احرار کانفرنس کرنے والوں نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر پروپیگنڈا کیا تھا کہ قادیان میں احرار کانفرنس ہوگی۔ ان کا یہ پروپیگنڈا ایک حد تک جاذب نظر تھا۔ کیونکہ ہر دوست دشمن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ ایک مرتبہ قادیان دیکھے۔ اسلئے بہت سے لوگ محض اس خیال سے کہ وہ قادیان دیکھ سکیں گے اس جلسہ پر آنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اور ان کا درحقیقت احرار کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا

احراریوں نے اس جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہر ممکن طریق سے لوگوں کو ابھارا گیا۔ کہیں کہا گیا کہ احمدیوں سے مباحثہ ہوگا۔ کہیں کہا گیا وہاں دنیا بھر کے علماء جمع ہونگے۔ کہیں کہا گیا کہ احمدیوں کو مٹانے کے لئے حملہ کیا جائے گا۔ اخبارات میں شور مچایا گیا۔ اشتہارات دیئے گئے کہ پچاس ہزار آدمی کا اجتماع ہوگا۔ لیکن جب یہ اجتماع ہوا تو وہ لوگ بھی جن کے نام اشتہارات میں شائع کئے گئے تھے۔ ..... سارے نہ آئے اور پبلک تو ۵ - ۶ ہزار سے کسی صورت میں زیادہ نہ تھی۔ ہم نے خود بعض لوگوں سے سنا جو کہہ رہے تھے کہ زمیندار ان دنوں فارغ نہیں۔ اور ملازمت پیشہ لوگوں کو رخصتیں نہ مل سکیں۔ اسلئے لوگ نہ آسکے۔

الغرض یہ جلسہ ان کی پوری پوری ناکامی کا آئینہ تھا۔ سبھی تمام منصوبے خدا نے خاک میں ملا دیئے۔ ان کا منشا تھا کہ وہ شہر میں جلوس نکالیں۔ مگر ان کا کوئی جلوس نہ نکل سکا گاڑی سے اترتے ہی پولیس کی نگرانی میں موضع رجادہ کی طرف بھیج دیئے جاتے تھے۔ چونکہ سوٹیاں رکھنی ان دنوں ممنوع تھیں اسلئے مولوی حبیب الرحمان اور مولوی ظفر علی ایڈیٹر زمیندار جب آئے تو ان سے سوٹیاں پولیس نے لینی چاہیئں۔ مگر اس میں ان کو تامل تھا اسلئے زبردستی ان کی سوٹیاں چھین لی گئیں۔

کھانے کا انتظام

کھانے کا انتظام احرار کا خراب تھا۔ اسلئے سینکڑوں آدمیوں نے ہمارے لنگر خانہ سے آکر کھانا کھایا۔ لنگر خانہ کے دروازے ایسے لوگوں کیلئے کھولے دیئے گئے

الحکم کے اجراء پر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ کا اظہار مسرت بذریعہ مکتوب مبارک

مکرمی شیخ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ پھر الحکم کو جاری کرنے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے اور ارادے کی تکمیل کے سامان پیدا کر دے (امین ثم آمین)

الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقع خدمت کا حضرت مسیح موعودؑ کے آخری زمانہ میں اسے ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ صرف کرکے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔

میں کہتا ہوں کہ الحکم ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے سلسلہ کا کوئی عظیم الشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔ لیکن دل یہی چاہتا ہے کہ الحکم جس کا نام ہی بتا رہا ہے کہ ابتدائے ایام سلسلہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا درجہ سمجھتے تھے اپنی ظاہری صورت میں بھی زندہ رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسل کو اس کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ اللھم امین

خاکسار میرزا محمود احمد
(خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدیہ چوک

احراری لیڈروں نے بار بار حاضرین سے اقرار لیا کہ وہ احمدیہ چوک کی طرف نہ جائیں لیکن انھوں نے اس حکم کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اور سینکڑوں آدمیوں کا مجمع احمدی بازار۔ احمدیہ مساجد۔ مقبرہ بہشتی۔ دفاتر۔ لائبریری وغیرہ میں رہتا تھا اور ہر شخص اس سے مسرت حاصل کرتا تھا

حضرت صاحب کی دید کا شوق

سینکڑوں آدمی حضرت صاحب کی دید کے بھوکے تھے۔ بعض کو باریابی کا موقع بھی ملا۔ اور بعض محروم گئے۔ بعض لوگ اپنے اپنے علاقہ کے احمدی احباب سے سارا دن چھڈیاں بھی لاتے ہوئے تھے۔ تا کہ ملنے میں سہولت ہو سکے۔

تبلیغ

اس موقعہ پر ہماری جماعت نے اعلیٰ اخلاق اور کشادہ دلی کا ثبوت دیا۔ ہمارے آدمی آنیوالوں کو ملکر کرتے اور ان کے ہمراہ ہو کر ان کو تمام مقامات دکھاتے اور سلسلہ کا پیغام پہنچاتے۔ اگر کسی نے کوئی کتاب دیکھنے کی خواہش کی اور خرید نہ سکا تو فوراً کسی نہ کسی دوست نے اس کتاب کو خرید کر دے دیا۔

غیر احمدی حضرات نے بھی بہت سا لٹریچر خریدا۔ میں نے ایک ملتانی دوست کو دیکھا جس نے تین روپیہ کی کتابیں خریدیں بہت سے لوگوں کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ ہم سنتے کیا تھے اور نکلا کیا۔

پولیس

اعلیٰ پیمانہ پر پولیس اور بہت سے پولیس افسران ان دنوں قادیان میں موجود تھے۔ انھوں نے اپنے کام کو بہت حد تک عمدگی سے سرانجام دیا۔ بہت سے پولیس سپاہی سلسلہ کی طرف سے بہت اچھا اثر لیکر گئے۔ پولیس مختلف ضلعوں اور اضلاع سے آئی ہوئی تھی۔ اس لئے امید ہے کہ ان کے ذریعے سے بھی اب سلسلہ کا چرچا دور تک پھیل سکے گا۔

افسران ضلع

صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مسٹر سٹری کنگیسن ایام اجلاس میں خود ہر وقت قادیان میں موجود رہے۔ ان کا کیمپ ہرچوال میں تھا۔ مگر روزانہ تشریف لاکر کارروائی کا ملاحظہ کرتے رہے۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر بیسٹ سمال ٹون کمیٹی کے دفتر میں مقیم تھے اور سارا دن اور رات کے دو بجے تک چکر لگا کر حالات کا معائنہ کرتے رہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان افسران کی تن دہی قیام امن کیلئے مفید ثابت ہوئی

ہماری جماعت

ہماری جماعت نے حکام سے پورا پورا تعاون کیا جس دن سوٹیوں کے متعلق اعلان ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس اس حکم کی تعمیل کی۔ اور جماعت کے پرامن رہنے کی ہدایت کی۔ جماعت نے پورے طور سے اس حکم کی تعمیل کی۔ اور بعض شوریدہ پشتوں کے منہ سے سخت الفاظ سن کر بھی خندہ پیشانی سے بات کو ٹلا دیا

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الحکم واقع تراب منزل قادیان سے شائع ہوا)

انصار الحکم کا اپنا صفحہ

ہندوستانی لائبریریوں میں الحکم رکھنے کی تحریک

اخبار الحکم کے لائبریریوں میں رکھنے کی تحریک کا اس سے قبل متعدد مرتبہ ذکر اخبار میں آچکا ہے۔ اس کی تحریک اشاعت بہت ہی معمولی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر رشید احمد صاحب نے زاہدان (ایران) سے ایک گرامی نامہ لکھا ہے۔ جس میں انھوں نے الحکم کا نہایت محبت بھرے الفاظ میں ذکر کر کے اس کی ایک کاپی کسی ہندوستانی لائبریری میں جاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:—

آپ نے الحکم کا دوبارہ اجراء کر کے تشنگان روحانیت کے لئے نایاب چشمہ چلا رہا ہے عاشقان مسیح موعودؑ کے لئے پھر وہی سامان مہیا کر دیا ہے۔ جو چالیس پچاس سال پہلے موجود تھا جزاکم اللہ احسن الجزاء

یہاں جو اگر دیگر لٹریچر وغیرہ پڑھتے ہیں اپنا سنتے تھے وہ الحکم بخوشی از اول تا آخر مطالعہ کرتے ہیں۔ اور امید ہے اسطرح انشاء اللہ تبلیغ میں بہت مدد ملے گی۔

مبلغ پانچ روپے محاسب صاحب بیت المال کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کسی ایک لائبریری میں میری طرف سے ایک سال کے لئے پرچہ جاری کرا دیں۔ انشاء اللہ میں اور مدد دینے اور پرچے جاری کروانے کی کوشش کروں گا۔ یہاں ہم احمدی حضرت نقین ہیں دعا فرمائیں کہ مضبوط جماعت قائم ہو جائے۔"

دعاؤں کا خواستگار خاکسار سید رشید احمد عفی عنہ

الحکم:— اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے

غیر ممالک کے خریداروں سے گزارش

غیر ممالک کے خریداروں کو معلوم ہے کہ ان کے پاس نہ تو وی۔پی جا سکتا ہے۔ اور نہ متعدد مرتبہ کثرت مصارف کی وجہ سے بذریعہ خطوط یاد دہانی کرائی جا سکتی ہے۔ اسلئے وہ مہربانی فرما کر الحکم کی قیمت ادا فرما کر مشکور فرمائیں۔

الحکم ان تمام احباب سے جن کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ اعانت کر سکتے ہیں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کی مالی اعانت فرما کر مزید شکریہ کا موقع دینگے۔

بعض دوستوں نے مالی مدد دینے کا وعدہ بھی کیا ہوا ہے۔ وہ وہ مدد بھی اور قیمت بھی جلد سے جلد ارسال فرمائیں (مینجر اخبار الحکم)

جن احباب کے نام پرچہ بند کیا گیا ہے وہ نوٹ کر لیں

بہت سے ایسے احباب ہیں جن کے نام الحکم اسلئے بند کر دیا گیا ہے کہ وہ قیمت ادا نہ کرتے تھے اور باوجود پرچہ لینے کے ہر دفعہ وی پی واپس کرتے رہے۔ میں ان احباب کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پرچہ بند کر دینے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ اب اس کی قیمت سے آزاد ہو گئے ہیں۔ جس قدر پرچے انھوں نے لئے ہیں۔ ان کی قیمت دینی ہوگی۔ اسلئے اس پرچے کے ذریعہ ان احباب کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ دفتر الحکم آپ سے توقع رکھتا ہے کہ آپ قیمت جلد بذریعہ منی آرڈر بھیج دینگے۔ ورنہ میں ایسے احباب کے نام اخبار میں شائع کرنے پر مجبور ہوں گا۔ اور اگر انھوں نے اس پر بھی قیمت ادا نہ کی۔ تو میں مجبور ہوں گا کہ سلسلہ کے قائم کردہ محکمہ جات سے مدد لوں۔

میری غرض کسی کی توہین کرنا نہیں۔ بلکہ اپنے حق کا مطالبہ کرنا ہے۔ اسلئے میں نے اس امر کا اظہار کر دیا ہے کہ اس مطالبہ کو آخر تک جاری رکھنے کے لئے مجبور رہوں گا۔ (مینجر الحکم)

آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو مبارکباد

از خامہ:— اختر چھتوئی بلوچ

مبارک مبارک لیاقت مبارک
خدا نے دیا دین و دنیا میں رتبہ
جوانی میں ایسے خصائل تمہارے
غریبوں یتیموں سے ہے پیار تمکو
طبیعت میں تیری ہی نیکی کی عادت
زمیندار لوگوں کے گھر عید ہوگی
تجھے زوروں پہ دشمن ترے دشمنی میں
ندامت اٹھائی ہے احراریوں نے
مخالف تو لاکھوں کی تعداد میں سے
ہوئے وائسرائے کی کونسل کے ممبر
خدا کیوں نہ تائید تیری کرے گا
ترا دین اکمل ہے دنیا بھی کامل
ترے بھائیوں کی ادا سب کو بھائی
خدا دے کوئی نیک فرزند تمکو
یہ قسمت کی خوبی ہے ہندوستاں کی
ہیں یوں تو کئی باتیں تم میں مبارک
بھلا نیر اکھتا ہے کیا چیز اختر

خدا نے یہ دی تم کو عزت مبارک
سدا ہو ترقی کی ساعت مبارک
بزرگی، یہ تقویٰ طہارت مبارک
رہی ان پہ ہر دم کرامت مبارک
سعادت سے معمور عادت مبارک
کہ ان کو ہے یہ شان و شوکت مبارک
مگر ان سے تیری شرافت مبارک
ظفر لے مظفر کی درگت مبارک
اکیلے تھے تم ایسی ہمت مبارک
یہ دولت یہ ثروت یہ سطوت مبارک
کہ اس کی ہے ساری یہ رحمت مبارک
خدا کی طرف سے یہ عزت مبارک
ہیں تینوں بہت نیک خصلت مبارک
خدا جلد لائے وہ ساعت مبارک
ہوئی پھر سے جس کی کفالت مبارک
مگر سب سے اسلامی خدمت مبارک
کہ کہتا ہے ہر فرد ملت مبارک

سکرٹری انجمن احمدیہ دار الرحمت کو چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا گرامی نامہ بذریعہ ہوائی جہاز

"آپ کا تار ملا۔ جزاکم اللہ میری طرف سے تمام احباب دار الرحمت کا شکریہ ادا کر دیں۔ اور احباب کی خدمت میں میری طرف سے دعا کی درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے ہر حالت میں اپنے رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

ظفر اللہ خان

ایک ضروری اطلاع

میں پچھلے ۲ ماہ سے بمبئی چلا آتا ہوں اپنے ایک مقدمے کی پیروی کے لئے مجبوراً یہیں ہوں۔ بمبئی آنے پر بعض احباب بمبئی سے بعض ضروریات کے متعلق یا تلاش ملازمت کے خطوط لکھتے ہیں بعض ڈانٹ ڈپٹ بھی کرتے ہیں۔ میں ایسی تمام تحریروں کا احترام کرتا ہوں کہ وہ ذاتی ضرورت اور اخوت سلسلہ کے حقوق کی بنا پر ہوتی ہیں مگر میں ایسے تمام دوستوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ ملازمتوں کی تلاش اور مختلف محکموں میں جا کر عرضیاں دینا میری طاقت سے باہر ہے علاوہ ازیں بمبئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں ادھر ادھر جانا آسان ہو۔ سواری کے اخراجات نہیں۔ اور افسوس ہے کہ میں اس قابل نہیں اسلئے اگر میں کسی دوست کے ایسے مطالبات کا جواب نہ دوں تو وہ مجھے معذور سمجھیں۔ اسطرح بعض لوگ بمبئی کی تجارتی اشیاء کے نرخوں۔ اور تاجروں کی فہرستیں بھیجنے کی ہدایت فرماتے ہیں اسی قسم کی تحریروں کا جواب بھی نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر وہ اخراجات اور معاوضہ وقت ادا کریں تو میں کسی کو مقرر کر کے کرا سکتا ہوں۔ حج کے لئے جانے والے احباب کو میں مشورہ دیتا ہوں کہ اگر وہ مجھ سے خط و کتابت کرینگے تو میں انکی انشاء اللہ ایسا مشورہ اور مدد دے سکوں گا کہ انھیں آرام ملے۔

خاکسار

عرفانی سالار آنس مبئی نمبر ۲

سلسلہ کے لئے دیکھئے
الحکم
۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء

سیرۃ المہدی کا ایک ورق

حضرت حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک کی روایات

(۳۹)

حافظ صاحب مکرم بیان کرتے ہیں کہ:۔
ایک مرتبہ میں حاضر خدمت تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی کو کوئی ایسی خواب آوے جو منذر (ڈرانے والی) ہو تو چاہیئے کہ خواب دیکھنے والا استغفار کرے۔ اور صدقہ خیرات دے۔ اس سے وہ **قضائے معلق** تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ آیات قرآنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ تو کیا خواب میں دکھائی ہوئی تقدیر معلق نہیں تبدیل ہوتی۔؟

(**نوٹ**) حضرت اقدس نے منذر خوابوں کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ بیان نہیں کرنی چاہئیں۔ بلکہ ایسی خواب دیکھنے والا معاً استغفار اور صدقہ و خیرات میں لگ جاوے **قرآنی آیت** کے تبدیل کے متعلق حضرت کا ارشاد بطور ایک الزامی جواب کے ہے۔ حضرت اقدس **قرآن مجید** کی آیات میں نسخ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ قرآن کریم کی **صحیح تعلیمات** کے سلسلہ میں یہ بھی آپ کا کام ہے کہ آپ نے **ناسخ منسوخ** کے مسئلہ کو حل کر کے فیصلہ کر دیا کہ

قرآن کریم میں ایسی کوئی آیت نہیں جو منسوخ ہو یا ناسخ ہو

(۴۰)

بیان کیا کہ:۔
ایک مرتبہ حضرت اقدس سیر کو جا رہے تھے۔ راستہ میں کچھ شعر و شاعری کا ذکر آ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ قرآن کریم میں آیا ہے **والشعراء یتبعهم الغاوٗن** آپ نے سن کر فرمایا کہ آگے بھی تو چلو **الا الذین امنوا الایۃ**

(**نوٹ**) انبیاء علیہم السلام کی فطرت پاک ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ خوبیوں کو دیکھتے ہیں۔ شعر و شاعری کے متعلق قرآن کریم نے جو نظریہ بیان کیا ہے وہ **فطرت صحیحہ** کا نقش ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شعر کہتے تھے۔ لیکن اس کا مقصد ہمیشہ فطرت کے اس سچے جذبہ کو **خدمت دین** اور ہدایت الی الاسلام کے لئے کام میں لانا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آپ کی **شاعری** کو جب کوئی شخص آنکھیں کھول کر دیکھتا ہے تو اس میں **معرفت الٰہی** قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور جلال کے سوا کچھ نہیں۔

(۴۱)

بیان کیا کہ:۔
ڈاکٹر رحمت علی صاحب (رضی اللہ عنہ) افریقہ میں ملازم تھے۔ ان کے پاس خیرانی نام ایک شخص ذانیا نوالی کا رہنے والا نوکر تھا۔ اس نے اپنے باپ کو خط لکھا کہ حضرت صاحب کا ایک سفارشی خط بھجواؤ۔ اس کا باپ میرے پاس آیا۔ میں اسے لیکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ شخص **سفارشی خط چاہتا ہے**۔ آپ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (رضی اللہ عنہ) کو فرمایا کہ آپ **ان کو ایک سفارشی خط لکھ دیں**۔ چنانچہ انھوں نے خط لکھ دیا۔

(**نوٹ**) دوسروں کی بھلائی اور نفع رسانی کے لئے حضرت اقدس **سفارش** کرنے میں کبھی مضائقہ نہ فرماتے تھے۔ اور عملی طور پر مدنظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد رہتا تھا **اشفعوا لتوجروا** سفارشوں کے متعلق آپ کی زندگی کے واقعات میں بہت سی مثالیں ہیں جو **سیرۃ** کے حصص میں انشاء اللہ آئیں گی۔ سلسلہ سفارش میں آپ اس امر کا تفرقہ نہ فرماتے تھے کہ یہ مسلمان ہے یا کسی دوسرے مذہب کا آدمی ہے۔ بلکہ اس امر میں آپکا کرم عام تھا۔ بلکہ بعض اوقات ایسے لوگوں کی بھی سفارش کر دیتے تھے۔ جن کے متعلق ذاتی رائے آپ کی ذاتی علم صحیح کی بنا پر کچھ اور ہو۔ لیکن اس کے حوالہ میں صلاحیت کا آپ کو علم ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت **حکیم الامۃ** نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو آپ نے ایک **سفارشی** خط لکھ کر دیا۔ اور اس میں یہ بھی کہا کہ بعض اوقات [illegible] **کان ابوهما صالحا** کو مدنظر رکھ کر رحم کر لیا جاتا ہے اس آیت کی نہایت لطیف تفسیر آپ نے فرمائی۔ میرا ایک بھائی حضرت اقدس کی خدمت میں بیمار ہو کر آیا تھا پھر اچھا ہو گیا۔ اور آپ ہی کی خدمت میں رہ پڑا۔ اس کی شادی کے لئے آپ حضرت چودھری رستم علی خان صاحب کو سفارش فرماتے رہے

ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم سلسلہ کے عظیم الشان انسانوں میں سے ایک مخلص انسان تھے۔ وہ **سومالی لینڈ** میں ایک دشمن کی مرہم پٹی کرتے ہوئے شہید کر دیئے گئے تھے۔ **حضرت اقدس** کے ساتھ انھیں فدایانہ اخلاص تھا۔ وہ دوسروں کی **نفع رسانی** کا بہت بڑا عملی جذبہ رکھتا تھا۔ افریقہ مشرقی میں ابتداً جس قدر جماعت نے ترقی کی۔ وہ سب ان کی تبلیغی کوششوں اور ان کی عملی حالت کا نتیجہ تھا ڈاکٹر صاحب حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے۔ اور رکھل ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اللہ تعالیٰ بے انتہا نعمتیں ان پر اور ان کے مرحوم بھائیوں اور سلسلہ کے درخشندہ گوہر حافظ صاحب پر بھیجے۔ (عرفانی)

(۴۲)

بیان کیا کہ:۔
ایک دفعہ میں اپنے کھیت میں چنے کاٹ رہا تھا کہ ایک شخص گدا گر آیا اور اس نے آ کر صدا دی

اللہ سچ محمد برحق کھائے حلال حرامیوں تک

اس کی بات سن کر مجھے بڑا ہی اثر ہوا۔ میں نے سمجھا کہ ہر شخص واعظ ہو سکتا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ عبداللہ (حافظ صاحب کا بڑا لڑکا) کا رشتہ آمنہ حافظ حامد علی صاحب کی لڑکی سے ہو جائے تو اچھا ہے۔ تاکہ ان سے کوئی نیک اولاد پیدا ہو جاوے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ عبداللہ اور ماں آمنہ سے پیدا ہوئی۔ اسی اثنا میں حافظ حامد علی صاحب بھی آ گئے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی وہ قادیان سے آتے تو میں جہاں بھی ہوتا ملکر اپنے گاؤں کو جاتے۔ میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ ابھی ابھی یہ خیال میرے دل میں گذر رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اپنے گھر جا کر مشورہ کروں گا۔ پھر اطلاع دوں گا۔ پھر اس نے حضرت صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا

ابھی چھوٹا ہے مڈل پاس کر لے تو کر لینا

پھر کچھ مدت کے بعد میں نے حافظ صاحب سے کہا۔ تو انھوں نے کہا کہ حضرت صاحب کے پاس جا کر کہو چنانچہ میں آیا اور حضرت اقدس نماز پڑھ کر بیت الفکر میں گئے۔ تو میں نے جا کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا

بہت اچھی بات ہے تم ایک ہی قوم ہو اچھا جست کر لو گے تو

اور اسی پر وہ رشتہ ہو گیا۔ اور صاحب اولاد ہے۔

(۴۳)

بیان کیا کہ:۔
ایک مرتبہ میری کمر میں درد تھا اور مجھے بہت تکلیف تھی ایسی حالت میں میں نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ جو مرزا **غلام احمد کہے وہ کرو**۔ میں نے یہ خواب حضرت خلیفہ اول کے حضور بیان کی۔ وہ مجھے بازو سے پکڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے گئے۔ یہی خواب میں نے وہاں بیان کی آپ نے فرمایا کہ

مرغی کا انڈا نیم برشت کر کے کھا لو

(**نوٹ**) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ایک **نشان** کا رنگ رکھتا ہے۔ حافظ صاحب کو بتایا گیا تھا کہ جو آپ فرماتے وہ کرو۔ اور حضرت نے یہ ارشاد فرمایا اور وہی موجب شفا ہو گیا والحمد للہ۔ حضرت حافظ نور محمد صاحب نے جو روایات وقتاً فوقتاً میرے پاس لکھوائی تھیں وہ درج کر دی ہیں۔ کچھ واقعات اور حالات ایسے ہیں جو ان کی ذات اور سوانح سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے رؤیا اور کشوف ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل و شواہد ہیں ان کا ذکر ان کے ذاتی حالات کے سلسلہ میں انشاء اللہ العزیز کسی وقت آ جائے گا۔ حافظ صاحب اس وقت خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور ان کی صحت اچھی ہے۔ حافظ صاحب کے انھیں ایام کے رفیق **حافظ نبی بخش** صاحب پٹواری بھی بحمد اللہ زندہ سلامت ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کے زندہ گواہ ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

میاں خیرالدین صاحب سکھوانی کی بعض روایات

سکھوانی بھائیوں کا ذکر خیر بارہا الحکم میں آیا ہے اور تاریخ سلسلہ میں ہمیشہ آتا رہے گا میاں خیرالدین صاحب عزیز محترم مولوی قمرالدین صاحب (مولوی فاضل) کے والد بزرگوار ہیں انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بعض مسائل دریافت کئے تھے۔ چنانچہ انکے جوابات بغرض اشاعت دفتر الحکم کو دیئے ہیں میں اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس نہیں سوالات متنازعہ کے متعلق جواب دیتے وقت ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھتے کہ مسئلہ کی جائز صورت بتادیں۔ اور جہاں مختلف صورتیں ہوں اور سب جائز ہوں وہاں آپ کا عمل جو تھا وہ ترجیحی رنگ رکھتا تھا۔ ان مسائل میں جن کا ذکر میاں خیرالدین صاحب نے کیا ہے آپ کا **عمل** نمایاں ہے۔ اور **فتاوے احمدیہ** میں تشریحات بھی ہیں (عرفانی)

اوائل زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حنفی وہابی مسائل کے تنازعات کا بڑا زور تھا۔ گو [illegible] تاہم رواج کا نقشی ہمارا خاندان عموماً وہابی یعنی اہل حدیث کے معتقدات کی طرف زیادہ مائل تھا میرے استاد میاں شمس الدین صاحب بھی اہل حدیث ہی تھے۔ افسوس کہ حضور کے دعوے کے وقت وہ مخالف ہو گئے اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے وہ معتقد تھے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً بعض مسائل حضور سے پوچھتا رہتا تھا۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:۔

(۱)

ایک دفعہ مینے تعداد رکعات وتر کے متعلق سوال کیا حضور نے فرمایا تین رکعت پڑھنی چاہیئے بدوں سلام۔ یعنی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ۔

مینے عرض کیا کہ صرف ایک وتر بھی جائز ہے ؟ (کیونکہ اہلحدیث ایک وتر بلکہ پانچ بھی جائز بتاتے ہیں) میرے سوال پر حضور نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر سوال کیا اور پھر سوال کیا کہ حضور ایک وتر بھی جائز ہے؟۔ تو **فرمایا**:۔ ہاں جواز تو ہے۔ لیکن میں تین ہی پڑھتا ہوں۔

مینے اسوقت سے آجتک اگر خدا نے چاہا تو آئندہ بھی تین ہی پڑھوں گا بدوں سلام

(۲)

ایک مرتبہ مینے قرائت **سورۃ فاتحہ خلف الامام** کے متعلق سوال کیا فرمایا کہ **سورۃ فاتحہ خلف الامام** ضرور پڑھنی چاہیئے اور یہ بھی فرمایا کہ **اھدنا الصراط المستقیم** تک بھی پڑھی جاوے تو کافی ہے

میں نے عرض کی کہ جو نہیں پڑھتے اُن کی نماز ہوتی ہے یا نہیں (کیونکہ وہابی فرقہ کے نزدیک بغیر قرائت سورۃ فاتحہ خلف الامام نماز نہیں ہوتی) تو حضور نے **فرمایا**:۔ نماز تو ہو جاتی ہے کیونکہ اگر نماز نہ ہوتی تو حنفی مذہب میں بڑے بڑے اولیا و صلحاء گذرے ہیں وہ کس طرح اولیا۔ وصلحاء ہو جاتے۔ اگر نماز نہ ہوتی۔ اور **فرمایا** کہ قرائت سورہ فاتحہ خلف الامام سے نماز افضل ہو جاتی ہے۔

(۳)

ایک مرتبہ مینے آمین بالجہر اور بالسر کے متعلق سوال کیا۔ (کیونکہ یہ بھی نہایت متنازعہ فیہ مسئلہ تھا) تو **فرمایا** کہ آمین بالجہر کہنی چاہیئے ۔۔۔ یا یہ **فرمایا** آمین بالجہر افضل ہے آمین بالسر سے۔ اور مجھے یہ یاد ہے کہ یہ بھی فرمایا تھا کہ آمین بالسر کے متعلق شبہ رہ سکتا ہے کہ آمین کہی بھی گئی ہے یا نہیں۔

(خاکسار خیرالدین سکھوانی)

حضرت منشی فیاض علی صاحب کی قلم سے

حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ

میں حقیقۃ الوحی پڑھ رہا تھا صفحہ ۸۳ پر مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے امراض الناس وبرکاتہ یعنی میرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ اس کے حاشیہ پر حضور تشریح فرماتے ہیں یہ خدا کا قول کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ روحانی جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے

پھر اس کتاب ص۲۰۸ پر حضور تحریر فرماتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے یہ خاص معجزہ مجھ کو عطا فرمایا ہے۔ اس لئے میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس معجزہ شفاء الامراض کے بارے میں کوئی شخص روئے زمین پر میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر مقابلہ کا ارادہ کرے تو خدا اُسکو شرمندہ کرے گا۔ کیونکہ یہ خاص طور پر مشیت الٰہی ہے۔ جو معجزانہ نشان دکھانے کے لئے مجھ کو عطا کی گئی ہے۔

خاکسار اس معجزہ کا زندہ گواہ ہے

میرے لڑکے کو تعلیم کے زمانہ میں عارضہ ہو گیا تھا۔ دفعتہً بے ہوش ہو کر ہاتھ اینٹھ جاتے۔ کپورتھلہ میں حکیم ڈاکٹروں کا بہت علاج کرایا۔ اور جگہ جگہ لے جاتا رہا۔ جماعت کے لڑکے اس کی حالت کو دیکھ کر خوف کھاتے تھے۔ ڈاکٹر اور طبیبوں نے مرض مرگی تشخیص کیا۔ لہٰذا مدرسے حکماً علیحدہ کر دیا گیا۔ جب میں علاج کرنے سے تھک گیا تو لڑکے کو معہ اُسکی والدہ کے قادیان میں حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں علاج کے واسطے بھیجدیا۔ حضور نے بھی مرض مرگی تجویز کیا اور عرصہ تک اس کا علاج ہوتا رہا۔ ملکہ فائدہ نہیں ہوا۔ اور بالآخر مایوسی کے الفاظ میں کپورتھلہ واپس جانے کا حکم دے دیا۔ مایوسی کے الفاظ سُن کر اُسکی والدہ رونے لگی۔ اُن کا قیام حضرت ام المومنین کے پاس تھا لڑکے کی والدہ کو روتا دیکھ کر ام المومنین نے فرمایا رونے کا کیا باعث ہے۔ انھوں نے مولانا ممدوح کی زبانی صحت یابی مرض سے مایوسی عرض کی۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا ٹھہرو ہم دعا کریں گے۔ اُسیوقت حضور نے وضو کیا۔ اور جانماز بچھا کر سجدہ میں گر گئیں اور ایک گھنٹہ تک روتی رہیں۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا۔ تو سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر تھا۔ رات ہوئی سو گئے۔ خواب میں مسجد مبارک میں لڑکے کو دورہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قدیمی کھڑکی کے راستے سے تشریف لائے۔ اور دریافت کیا کہ لڑکے تیرا کیا حال ہے؟ لڑکے نے عرض کیا حضور میرا حال دیکھ رہے ہیں۔ حضرت اقدس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور زبان مبارک سے فرمایا رنج نہ کر اچھا ہو جاوے گا۔

مجھ کو یہ یقین کامل ہو گیا کہ حضرت ام المومنین اور مسیح موعودؑ کی صحت کے واسطے دعا قبول ہو چکی ہے۔ خدا کوئی ایسی صورت پیدا کر دے گا۔ جس سے بچہ صحت یاب ہو جاوے گا۔ زمین و آسمان ٹل جاوینگے مگر مسیح موعودؑ کی زبان سے جو بات نکل چکی ہے۔ وہ پوری ہو کر رہے گی۔

اس کے بعد ہم قادیان سے کپورتھلہ آ گئے۔ بازار یا رستہ میں جب لڑکے کو دورہ پڑتا۔ اور اس حالت کو مخالف دیکھتے تو طنزیہ طور پر کہتے کہ مسیح موعودؑ سے دعا کراؤ؟ میں جواباً کہتا کہ اس کے واسطے دعا ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کوئی سبب ایسا کریگا جس سے یہ بچہ صحت یاب ہو جاوے گا۔ تو وہ میرے اس یقین کو سُن کر حیران ہوتے تھے۔

دہلی لے گیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ قصبہ ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں ایک مشہور طبیب تھے۔ علاج کی غرض سے اُن کے پاس لے گیا شام کے قریب بچہ کو دورہ ہوا۔ طبیب نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ بچہ کو بہت ہی تکلیف ہوئی۔ رات کو حکیم صاحب گھر چلے گئے۔ میں اور بچہ سو گیا۔ صبح کو حکیم صاحب کہنے لگے میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے۔ درمیان میں سے جب میں اس کو کھولتا ہوں تو سرورق پر لکھا ہے کہ اس بچہ کو جو عارضہ ہے اُس کا علاج تمر ہندی یعنی املی ہے۔ چند سطر اس کتاب کی مینے اور پڑھیں تو پھر تاکید سے لکھا ہے کہ سوائے املی کے اس مرض کا اور کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ طبیب مجھ سے کہا نہ تو میں مرض کو سمجھا ہوں اور نہ میں نے علاج کو سمجھا ہوں۔ تم سے اپنا ایک خواب بیان کر دیا ہے۔

یہ خواب سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ خدا نے طبیب کو بذریعہ الہام یا سچے خواب کے مریض کی صحت یابی کے واسطے دوا بتادی۔ اور یہ مسیح موعود اور ام المومنین کی دعا کی برکت کا باعث ہے

میں بچہ کو بغیر علاج کے گھر لے کر چلا آیا۔ رات کو دو تولہ املی بھگو دی۔ صبح کو مل چھان کر تھوڑی سی مصری ملا کر پلا دیا گیا تھا۔ ایک ہفتہ میں بچہ قطعی طور پر صحت یاب ہو گیا۔ اسوقت وہ تندرست و توانا اور عالی مرتبہ پر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا کی بتائی ہوئی دوا کی ایک اور مثال

دہلی میں ڈاکٹر شمس الدین صاحب احمدی ہیں۔ اس بچہ کی بیماری اور دوا کا ذکر آ گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ بھی ایک واقعہ ایسا ہی گذرا ہے میری لڑکی کو کالی کھانسی ہو گئی۔ بہت کچھ علاج کرتا رہا۔ کچھ فائدہ نہ ہوا ایک روز مینے خدا سے دعا کی کہ بار خدایا میں تو اس لڑکی کا علاج کرتے کرتے تھک گیا۔ تو ہی کوئی دوا بتا۔ جب میں رات کو سویا تو خواب میں آواز آئی "دسیٹھ" جب آنکھ کھلی تو خواب کا نظارہ تو آنکھ کے سامنے تھا۔ مگر دوا مطلق سمجھ میں نہ آئی۔

ایک اور ڈاکٹر صاحب احمدی سے اس کا ذکر آیا اُنھوں نے کہا کہ دسیٹھ میں ۲۵ خواص ہیں۔ فلاں کتاب کو دیکھو۔

میں نے کتاب دیکھی تو کالی کھانسی کے واسطے بھی خاص تھی میں نے اس کا استعمال کیا تو لڑکی کو فائدہ ہو گیا۔ یہ خدا کا فضل ہے

نیازمند

قریشی فیاض علی احمدی ۳۱۳

دموصی ۲۸۹۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ

حضرت مولوی جلال الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ رضی اللہ عنہ

آج کی اشاعت میں حضرت مولوی جلال الدین صاحب شہید کے حالات شائع کئے جا رہے ہیں۔ جو **دفتر دعوت و تبلیغ** نے اشاعت کے لئے روانہ کئے ہیں۔ میں خود ان پر کوئی تبصرہ نہیں لکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو **شہدائے سلسلہ عالیہ** کے ذیل میں کچھ لکھوں گا۔ ورنہ یہ بھی کافی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے ۸ رجون ۱۹۳۴ء کو خطبہ جمعہ میں آپ کے جنازہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

مولوی جلال الدین صاحب جو کھریپڑ ضلع فیروزپور کے رہنے والے تھے اور ملکانوں میں تبلیغ کے لئے مین پوری رہتے تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ وہ پرانے اور نہایت مخلص احمدی تھے میں دیر سے انھیں جانتا ہوں۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آئے یا بعد لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے میرے ان کے تعلقات تھے۔ میرا ۲۱ سالہ تجربہ ہے کہ میں نے ان کے چہرے پر کبھی اضاعت کے آثار نہیں دیکھے۔ ہمیشہ خوش نظر آتے۔ کئی دفعہ وہ اپنے معاملات پیش کرتے اور میں انھیں ایسا مشورہ دینا پڑتا جو ان کے خاندان کے خلاف ہوتا۔ مگر وہ ہمیشہ خندہ پیشانی سے سنتے اور ہنستے ہوئے کہتے کہ اچھا یہ بات ہے اور کبھی کسی بات پر برا نہ مناتے۔ انھیں تبلیغ کا جنون تھا۔ مین پوری سے جو احمدی آتے بلکہ بعض اوقات وہاں سے غیر احمدی آتے۔ وہ بتاتے کہ ان کے تقوے و طہارت کا اس علاقہ میں گہرا اثر ہے جس طرح ان کی وفات ہوئی وہ بھی اپنے اندر شہادت کا رنگ رکھتی ہے سخت گرمی کے دن میں وہ ایک جگہ تبلیغ کے لئے گئے۔ اور یہ گوارا نہ کیا کہ تمام دن وہیں گذار دیں۔ لوگوں نے منع کیا کہ گرمی بہت ہے یہیں ٹھہر جائیں لیکن انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ دوسری جگہ جا کر بھی تبلیغ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ چلے گئے۔ راستہ میں ان کو سن سٹروک جسے ضربۃ الشمس کہتے ہیں ہو گیا۔ اور بے ہوشی میں کسی گوردوارے کے سامنے جا گرے اور فوت ہو گئے۔ لوگوں نے پولیس والوں کو بلایا وہ بھی آپ کو پہچانتے تھے۔ یہ موت بھی شہادت کی موت ہے کوئی وجہ نہیں اگر دین کے معاملے میں کوئی دشمن مار دے تو شہادت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص دیانت داری کے ساتھ خدمت دین کرتا ہوا مر جائے تو وہ شہید نہ ہو۔ نماز کے بعد میں ان کا جنازہ پڑھاؤنگا دوست شریک ہوں۔

(منقول از الفضل ۱۴ رجون ۱۹۳۴ء)

مختصر حالات زندگی

حضرت مولوی صاحب مرحوم علوی۔ قریشی خاندان سے تھے جو کہ تحصیل قصور (ضلع لاہور پنجاب) میں آباد ہے اپنے خاندان و قوم کے راہنما، احمدیت کے بانی اور مدت تک آنریری مبلغ علاقہ فیروزپور و قصور و دوآبہ جالندھر رہے

آپ کا خاندان پشت ہا پشت سے علم دوست خدا پرست حافظ قرآن کریم چلا آ رہا ہے۔ اور علماء کے خاندان سے ہی آپ کی سابقہ رشتہ داریاں چلی آ رہی ہیں۔ جب پہلے پہل براہین احمدیہ صوبہ پنجاب میں شائع و مشہور ہوئی۔ تو آپ نے اسے مطالعہ فرمایا۔ جس نے آپ کے قلب پر ایک گہرا اثر قائم کر دیا مولوی قمر الدین صاحب مرحوم جو علاقہ فیروزپور کے ایک مشہور واعظ تھے جنھوں نے تحصیل علم مروجہ کی تکمیل کی ہوئی تھی۔ جو کہ آپ کے بہنوئی تھے ان کے ساتھ مل کر آپ نے براہین اور احمدیہ لٹریچر اور اشتہارات وغیرہ کو پڑھا۔ مولوی قمر الدین صاحب سے علمائے پنجاب جب فتوے تکفیر (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) پر دستخط کرانے کو آئے اور مصر ہوئے تو ہر دو مولوی صاحبان نے اس فتوے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور صاف صاف کہدیا کہ مصنف کتاب کی تحریر سے خدائی رعب اور خاص عظمت الٰہی ظاہر ہو رہی ہے۔ لہٰذا ہم فتوے تکفیر پر دستخط نہیں کرتے۔

مولوی قمر الدین مرحوم تو جلد ہی اس جہان سے رخصت ہو گئے لیکن بعد میں حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کی قومی نگرانی و تبلیغ کے باعث مولوی صاحب کی سب اولاد احمدی ہو گئی۔ جو اب تک احمدی ہے پھر مولوی صاحب مرحوم نے ۱۹۰۰ء سے قبل ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لٹریچر کا مطالعہ شروع کر دیا اور ۱۹۰۲ء میں چند اشخاص قادیان برائے تحقیق مزید روانہ کئے جو بیعت کر کے واپس آ گئے۔

چونکہ مخالفت ان دنوں زوروں پر تھی اور آپ اخبارات الحکم والبدر منگاتے تھے۔ جو بعد میں صرف بدر کے نام سے مشہور ہوا۔ اور لوگوں کو دکھاتے۔ پڑھاتے اور حکیمانہ تبلیغ کر رہے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۰۳ء اور ۱۹۰۴ء میں مولوی صاحب کے اکثر رشتہ دار احمدی ہو گئے تھے۔ آپ خود قریباً ایک دو سال بعد میں یعنی ۱۹۰۵-۰۶ء کے درمیان حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کی نعمت سے مستفیض ہوئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے قبل آپ کی تبلیغ سے کئی لوگ احمدی ہو چکے تھے۔ بلکہ چندہ بھی قادیان اس سے قبل آپ بھجواتے رہے۔ آپ برائے تحقیق اور ذکر بھیجتے رہے۔ جو بیعت کر کے واپس گئے۔ اور حکیمانہ طرز سے کئی جماعتیں کھریپڑ شیخ عماد۔ زنبے والا۔ الاڑی وغیرہ اسوقت ہی تیار ہو گئیں اور بعد میں لدھیکے اونچے نیچے وغیرہ کئی جگہ آپ کے خاندان کے افراد کے ذریعہ جماعتیں قائم ہو گئیں

جب پہلے پہل آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مع دیگر معززین دیہہ بیعت کی تو ۳۵ روپیہ نقد کے قریب آپنے چندہ بھی اپنی دیہاتی جماعتوں کا پیش کیا اور کہا کہ حضرت! احمدی تو میں مدتوں سے ہوں۔ لیکن پہلے اوروں کو روانہ کرتا رہا۔ اب خود حاضر ہوا ہوں۔

آپ پھر ۱۹۰۵ء سے ہر سہ جلسہ سالانہ پر قادیان مع جماعت ہائے زیر اثر تشریف لاتے رہے۔ آپ کے چھوٹے بھائی مولوی علی محمد صاحب مرحوم غزنویہ سکول امرتسر سے جب فارغ التحصیل ہو کر واپس گئے اور زیرہ ضلع فیروزپور میں مرکز قائم کر کے انھوں نے اپنا تعلیمی درس شروع کیا۔ اور اس علاقہ میں نیکی بڑی بھاری قبولیت پھیل گئی تو چونکہ وہ امرتسر سے مخالفت کا قوی اثر لے کر گئے تھے۔ حضرت مولوی جلال الدین صاحب کو ان کی اصلاح و داخل سلسلہ کرنے کے لئے بڑی لمبی اور بڑی شدت کی محنت کرنی پڑی۔ جب وہ کسی صورت سے زیر اثر نہ آئے۔ تو آپنے انھیں فرمایا کہ تم نے مرزا صاحب کو تو نہیں دیکھا۔ پر مجھے تو بچپن سے جانتے ہو میں کس چال چلن کا انسان ہوں؟ پھر فرمایا علی محمد! دیکھو مجھے کثرت سے الہامات ہوتے ہیں اور ان میں مجھ پر حضرت مرزا صاحب کی صداقت کھل گئی ہے کہ وہ سچے مہدی مسیح ہیں۔ اور میں کعبہ میں کھڑے ہو کر حلف اٹھا سکتا ہوں کہ یہ الہامات سب سچے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب کی عظمت کا ان کا سب خاندان قائل تھا اور انکے تقوے کا سب پر اثر تھا۔ اس جواب پر آخر مولوی علی محمد صاحب بھی غور کرنے لگے اور جلد ہی احمدی ہو گئے۔ جن کی یادگار اسوقت زیرہ ضلع فیروزپور کی جماعت ہے۔ لیکن قضاء قدر نے اتنے بڑے فاضل کو مہلت نہ دی اور مولوی علی محمد مرحوم زیرہ میں جلد ہی فوت ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے بعد حضرت مولوی جلال الدین مرحوم سے اور علماء علاقہ سے مناظرے شروع ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شہامت قدم کی ایسی یاوری فرمائی کہ ان کے ذریعہ کئی جماعتیں قائم ہو گئیں۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تکمیل علم حدیث کے لئے اکثر ٹھہرا کرتے تھے۔ پھر وہ علمی خزانہ اپنے علاقہ میں آ کر شائع فرماتے تھے۔ اور اس طرح آج سینکڑوں ہزاروں قلوب ان کی علمی و مذہبی افادہ عنایات کے رہین منت ہیں۔ **جزاہ اللہ عنا وعن جمیع المومنین۔ آمین۔**

ہم لوگوں نے آپکے بیسیوں الہامات و کشوف پورے ہوتے دیکھے۔ اور یہ نظارہ تو عام دیکھا گیا کہ جو شخص آپ سے الجھا اور مقابل ہوا اسنے آنا فانا گرفت آسمانی کے شکنجہ میں اپنے تئیں مقید پایا۔ اور آپ کی دعائیں بہتوں کو فیضیاب کر گئیں۔ جس کے بیسیوں شاہد آج زندہ موجود ہیں۔

آپ کو تبلیغ کا اسقدر شوق تھا۔ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

آپ کی اہلیہ مرحومہ کا غالباً ۱۹۱۲-۱۱ء میں انتقال ہو گیا۔ چار چھوٹے بچے بھی ایک دو دن کے وقفہ سے وبائے ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔ تب بھی آپکے تبلیغی دورے بدستور جاری رہے۔ بلکہ اپنے چھوٹے بچے (شرافت احمد کو جو اب قادیان سے میٹرک پاس کر کے غالباً جماعت فیروزپور کے پاس مقیم اور کسی ملازمت پر لگے ہوئے ہیں) اپنے ہمراہ لے کر آپنے تبلیغی کام اختیار کیا۔ اور آنریری تبلیغ میں آپ مصروف ہو گئے۔ آخر فیروزپور سے آپ کو بطور سفر خرچ کچھ امداد ملنے لگی۔ لیکن آپ کی طبیعت کچھ ایسی مستغنی المزاج واقع ہوئی تھی کہ آپ نے ایسی باتوں کی طرف کبھی التفات ہی نہ کیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خان صاحب بابو فرزند علی صاحب امیر جماعت فیروزپور (جواب ناظر صاحب امور عامہ ہیں) نے فرمایا کہ مولوی صاحب اگر آپ کو کرایہ ریل بھی نہ دیا جائے۔ تو کیا آپ پھر بھی ہمارے حکم کے ماتحت فیروزپور لاہور کے علاقہ میں بدستور تبلیغ کر سکتے ہیں۔ بکمال انشراح صدر سے فرمایا کیوں نہیں بے شک میں ہر طرح حاضر ہوں۔ اور پھر مدت تک کرایہ ریل بھی نہیں لیا۔ اور بدستور سابق مصروف تبلیغ رہے

فرماتے تھے کہ ایک دن کچھ فکر اور غم محسوس ہوا کہ اگر اسی طرح ہر قسم کی آمد رہی اور ضروریات مجبور کرتی رہیں تو پھر گذارہ کیسے چلے گا فرماتے کہ یہ خیال ابھی دل میں آیا ہی تھا کہ بلند آواز سے مجھ سے کہا گیا "کیا تمھیں پہلے کوئی تنخواہ دیا کرتا تھا" یہ سنتے ہی فرماتے کہ میں کانپ گیا اور کہا "میرے مولا میں حاضر ہوں۔ مجھے کسی تنخواہ کی ضرورت نہیں ایک تو جو میرا مولیٰ رحیم و کریم موجود ہے پھر مجھے کیا فکر ہے" اور پھر ہمت سے مصروف تبلیغ رہے شہید مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرے ساتھ میرے مولیٰ کریم کا کھانے کا ایسا تعلق ہے کہ بغیر کسی ذریعہ کے سفر میں وہ خود پکی پکائی کھلاتا ہے۔ اور اس کے عجیب عجیب نظارے اس احقر نے ان کی رفاقت سفر میں خود بھی کئی مرتبہ دیکھے ہیں

اول:- آپنے اپنی زندگی میں بہتوں کو علم پڑھایا

دوم:- بہتوں کو تبلیغ کی۔ اور آپ کے ذریعہ بہت سی جماعتیں قائم ہوئیں۔

سوم:- بہت لوگوں کی شادیاں کرائیں۔ کئی کنوارے اور رانڈ جو بے آس بیٹھے تھے۔ آپکے ذریعہ سے کئی اجڑے ہوئے گھر آباد ہو گئے

چہارم:- آپکی روحانی توجہ کے باعث کئی لوگ عوام میں سے صوفی اور عالم ہو گئے جو پنجاب کے ہر یا علاقہ لاہور فیروزپور میں جماعتیں سنبھالے بیٹھے ہیں اور سلسلہ کی خدمات کر رہے ہیں جن کی تفصیل کی گنجائش نہیں۔ چند نام لکھے جاتے ہیں:-

(۱) مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ یوپی و بیٹ بیاس حال آنریری مبلغ سندھ (۲) مولوی حسن علی مرحوم مبلغ یوپی و کرمپورہ (۳) مولوی محمد اسحٰق صاحب مبلغ یوپی و علاقہ قصور حال مقیم کھر بیپڑ (۴) مولوی قادر بخش صاحب مقیم کھر بیپڑ (۵) مولوی احمد علی صاحب سکنہ لدھیکے نیویں ضلع لاہور (۶) مولوی محمد صدیق صاحب سکنہ شیخ عماد نوکھتل قصور ضلع لاہور (۷) مولوی الٰہ بخش صاحب سکنہ زیرہ فیروزپور۔ (۸) خاکسار راقم الحروف مبلغ سندھ مقیم ضلع کھر پارکر و حیدرآباد

یہ تو احمدی علماء کی فہرست ہے۔ ان کے علاوہ بیسیوں غیر احمدی آپکے مدرسہ میں دین سیکھتے رہے اور عام مرد و زن دینی فوائد حاصل کرنے والوں کی تعداد تو کئی ہزار تک پہنچ جاتی ہے

آپنے شروع میں ہی وصیت کی تھی اور صدہا روپیہ آپنے آجتک تحریکات سلسلہ میں خود بکمال خوشی سے دیا۔ بلکہ آپ کی تحریکات سے مرکز میں ہزارہا روپیہ داخل ہوا اور ہوتا رہے گا اور وصایا بھی بیسیوں آپنے کرائیں۔ عرصہ ۱۰۔۱۲ سال علاقہ قصور فیروزپور میں تبلیغ کرنے کے بعد فتنہ ارتداد کے ایام میں آپ اپنے خرچ پر علاقہ یوپی ۱۹۲۳ء میں ایک سال کے قریب مصروف تبلیغ رہے۔ پھر نظارت نے آپ کو وہیں لگالیا۔ اس زمانہ سے لے کر آج تک آپ یوپی میں ہی تبلیغی خدمات پر فائز رہے۔ درمیانی زمانہ میں بیٹ بیاس اور ہوشیارپور جماعتوں کے بھی کئی مرتبہ دورے کئے۔

آپ کی طبیعت ایسی صابر تھی کہ سفر میں بھوک پیاس وغیرہ کی خواہ کیسی ہی سخت تکلیف پیش آجاتی آپ اسطرح برداشت کرتے تھے کہ اس کا ذکر تک نہیں کرتے تھے۔ آپ میں بے نفسی اور صبر اور عناد اور سوال و اظہار ضرورت سے نفرت اسقدر زبردست تھی جس کی انتہا ہی نہیں۔ ہمیشہ آرام تکلیف کو خدا کی طرف سے جانکر صبر کر جاتے اور کسی کو کچھ نہیں کہتے تھے

آپ فرماتے کہ اسلام ہماری جائداد ہے۔ اس کی خدمت ہم قریش کا اصل فرض ہے۔ اگر ہم اور کاموں میں لگ گئے تو دینی کام اور کون کرے گا۔ چنانچہ اس عاجز کو ایکدفعہ یہ مشورہ آپ ہی نے دیا تھا کہ جب اسلامی مرکز ٹوٹ گیا تھا تب بھی اولیاء اللہ اسلام کے خادم رہے۔ اور دنیا کو مسلمان کرتے رہے۔ ان کو بیت المال سے کبھی تنخواہیں ملا کرتی تھیں؟ وہی رزاق رب العالمین اب بھی موجود ہے۔ اسی پر توکل کر کے اسلامی کام کرنے چاہئیں۔ وہ خود ہی مومن کے گذارہ کی سبیل پیدا کر دیتا ہے۔ آپکے ہاتھ کی حلفیہ شہادت لکھی ہوئی میرے پاس موجود ہے کہ ۱۲۹۹ھ میں ان کے والد صاحب محمد الیاس مرحوم کی وفات ہوئی انھوں نے سب رشتہ داروں کے سامنے فرمایا کہ حضرت امام مہدی عم اب پیدا ہو چکے ہیں ہم جا رہے ہیں تم ان کو دیکھو گے۔

نقل شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا تعالیٰ کو حاضر جان کر سچی شہادت پیش کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب ۱۲۹۹ھ میں فوت ہوئے میں بڑے بھائی کے پاس کاشت کا کام کرتا تھا۔ ہم دونوں باری باری ایام بیماری میں دوسرے گاؤں سے خدمت میں حاضر ہوتے۔ ایکدن ہم دونوں کو بلا لیا فرمایا کہ آج کی رات ہوں صبح کو چلے جانا ہے (یعنی صبح کو وفات ہو گی۔ ناقل) رات کو باتوں میں یہ بھی کہا امام مہدی تو اب دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن اب تک ان کا ظہور نہیں ہوا۔ ہم تو جا رہے ہیں تم ان کو ملو گے۔ جب بودی والا (دمدار) ستارہ چڑھا تو کہا لیٰسین پڑھو۔ ادھر ہم نے سورت ختم کی ادھر ان کی روح پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

بقلم خاکسار جلال الدین احمدی مبلغ علاقہ یوپی ۲

اور بھی حلفیہ شہادات اس عاجز کی کاپی میں اس واقعہ کی قلمبند موجود ہیں جو دکھا سکتا ہوں۔ آپ قرض حسنہ پر بہتوں کو روپے دیا کرتے تھے۔ جب کوئی وجہ پوچھتا تو فرماتے کہ اس طرح ہی میرا مال ہمیشہ بڑھا ہے۔ اور یہ کام دین اور دنیا دونوں رنگوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی یا کوئی اور صاحب جب انھیں فرماتے کہ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ پنجاب میں تبادلہ کرالیں۔ تو فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضہ کو فرمایا۔ اگر کوئی شخص ۷ سال اذان دیتا رہے۔ تو اسپر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لیکن میں بھی ایک اذان دے رہا ہوں چاہتا ہوں کہ سامان مغفرت یوپی میں سے ہی میسر آجائے۔ چنانچہ آپ کی مراد اللہ تعالیٰ نے یوپی میں ہی پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات ہر آن بلند سے بلند تر کرتا رہے۔ آمین ثم آمین

اسوقت آپ کا ایک لڑکا شرافت احمد نامی اور ایک بیوی زندہ موجود ہیں باقی قریبی لعیدی رشتہ دار ہیں۔

چند واقعات

آپ فرماتے کہ ایک مرتبہ کہیں آتشبازی چل رہی تھی۔ اور لوگ دیکھ رہے تھے میں بھی ان میں ٹھیر گیا۔ ایک آتشبازی جسکو چھچھوندر (چھچھوندر) کہتے ہیں گھومتی ہوئی میرے پاؤں پر آ لگی۔ اور دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور اسی وقت آواز آئی "لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار"

(۲) جب آپکے بچے وبائے ہیضہ سے بیمار اور بعض فوت ہو رہے تھے۔ آپ ان کی شفا کے لئے دعا کر رہے تھے۔ اسوقت آپ کا کوئی لڑکا شرافت احمد موجود نہ تھا۔ نماز میں آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے "میرے شرافت احمد کی خیر" آپ حیران سے ہو گئے۔ پھر آپ سمجھے کہ موجودہ سب لڑکے فوت ہو جائینگے اور ایک لڑکا شرافت احمد دیا جائے گا۔ اس کو مولیٰ کریم بڑھائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۳) ایک دفعہ قرآن مجید پر غور کر رہے تھے کہ ایک جگہ ایک سورت کے مثل لانے کا ذکر ہے۔ ایک جگہ دس کا اور ایک جگہ سارے قرآن مجید کی مثل لانے کا۔ کیا مطالبہ کو بے جھل کیا گیا ہے۔ تب آپ فرماتے کہ قرآن کے ایک حصہ کو قرآن ہی کہا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ تو حل ہو گیا۔ پر دس سورت والا حل نہ ہوا تب آواز آئی "شاید یہ دسویں سورت ہی ہے" جب شمار کیا تو واقعی توبہ اور انفال ملائیں تو دسویں ہی بنتی ہے۔ اگر فاتحہ کو الگ کر لیں تب بھی دسویں ہی بنتی ہے اس صورت میں انفال اور توبہ کو الگ الگ شمار کرنا پڑتا ہے۔

(۴) آپ فرماتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے زمانہ میں اخبار بدر اور الحکم میں تازہ وحی دیکھ دیکھ کر ہمیں شوق پیدا ہوا کہ اے مولیٰ کریم جس طرح قادیان میں یہ تیرا باران رحمت ہو رہا ہے۔ ہمیں بھی اس میں سے حصہ دار کر تا ہمیں حق الیقین نصیب ہو فرماتے اسکے بعد یہ سلسلہ الہامات ایسا ہمارے ساتھ شروع ہوا کہ بعض دفعہ خالی دن کوئی گذرتا تھا۔ پھر بعد میں جب ہم اس نعمت سے خوب آشنا اور سیر ہو گئے۔ تو پھر بعد زمانہ نبوی (یعنی مسیح موعودؑ) کی رحلت فرما جانے کے بعد یہ انعام کچھ کم ہوتا گیا۔ لیکن آخر تک آپ پر یہ فضل بند نہیں تھا۔

(۵) قرآن مجید سے عجائبات کا بیان کرنا ایسا آپکو آتا تھا کہ سرکش مخالف بھی حیران رہ جاتے تھے۔ اور درس قرآن مجید آپ کو بہت ہی پسند تھا۔ احادیث کا درس بھی آپ دیتے تھے۔ اور طلباء کی مشکلات کو حل کیا کرتے تھے۔ صرف نحو آپ کو خوب حفظ تھی۔ اور مخالفین کو اکثر صرف نحو سے قائل کر لیا کرتے تھے۔

(۶) آپ حج کو تشریف لے گئے اور آپکے ساتھ اور بھی علماء تھے۔ یہ غالباً ۱۹۰۰ء سال کا واقعہ ہے۔ اسوقت آپکو معلوم ہوا کہ ہم راستہ سے واپس آ رہے ہیں چنانچہ واقعی وبائی امراض کے باعث حج بند تھا آپ راستہ سے غالباً جدہ سے واپس آ گئے۔ چونکہ یہ بھی مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان تھا آپکے ایمان کو اس واقعہ نے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔

آپ اپنے خاندان میں سیٹھ کا کام کرتے تھے اور جب کسی کو قرضہ کی ضرورت ہوتی۔ آپ شادی بیاہ میں ہمیشہ امداد فرماتے تھے۔ اور بعض کو معاف کر دیتے اور بعض سے بعد میں وصول کر لیتے تھے۔ حالانکہ آپ کی مالی حالت کوئی ایسی اچھی نہ تھی۔ لیکن آپکے ایسی مشکلات کے اوقات میں

کنویں کو سوئی کی بلا سے بچایا اور ہندوؤں کے پنجۂ ظلم سے آپ نے ان کو چھڑایا۔ اور ایسی تربیت آپ نے اپنے شاگردوں اور متعلقین کی کی کہ آپ ان میں سے کوئی بھی ہندوؤں سے بیاج پر قرض لینے والا نظر نہیں آتا۔

بہت پہلے عرصہ قریباً ۴۰ سال کا ہوا جب زمین کے رہن رکھنے کے جواز میں آپ نے اور مولوی قمر الدین صاحب مرحوم نے پنجاب میں فتویٰ جاری کیا۔ دیگر علماء زمین کے رہن کو حرام کہتے تھے۔ آپ نے ان کو چیلنج دیا کہ زمین کے رہن کی حرمت ثابت تو کرو۔ ایک کتاب بھی آپ کے چھوٹے بھائی مولوی علی محمد مرحوم نے جواز رہن زمین پر لکھی تھی۔ آخر کسی عالم کو مقابل آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پھر احمدیت نے بھی اس کو جائز ثابت کیا۔ تب آپ بہت ہی خوش ہوا کرتے تھے کہ ان کے خیالات کا مسیح وقت کی تعلیم سے اللہ تعالیٰ نے توارد کر دیا۔ اس کا آپ بہت شکریہ ادا کرتے تھے۔

مجھے کوئی واقعہ ایسا یاد نہیں کہ کبھی آپ نے کسی سے قرض لیا ہو۔ ہاں دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بخاری شریف میں بڑی پکی حدیث ہے کہ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہوتا ہے۔ اور اسی پر ہمیشہ ہمنے آپ کا عمل دیکھا ہے کبھی سوال نہیں کرتے تھے۔

علاقہ بیٹ میں اس علاقہ سے ملکر آپ نے چند تبلیغی دورے کئے۔ ایک دن جنگل میں سے ایک گرا ہوا گنا اٹھا کر چوسنے لگ گئے۔ میںنے کہا مالک کھیت نے مجھے عند الضرورت گنا لینے کی اجازت دے رکھی ہے۔ آپ کو تازہ لائے دیتا ہوں۔ فرمایا ان کو محسوس تو ہوتا ہے اور مشکوک چیز سے بھی پرہیز چاہیئے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ انکا کھانا حرام ہے اور لباس حرام ہے فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ پھر میں ان کی دعائیں کیسے قبول کروں۔

الغرض آپ ایک صابر فقیر۔ عالم قرآن و حدیث صرف نحو وغیرہ اور مجاہد فی سبیل اللہ اور خود فراموش بزرگ تھے جو ہم میں سے گذر گئے ہیں۔ مولیٰ کریم اس کمی کو جلد بہتر صورت میں پوری کر دے۔ اور ہمیں بھی آپ کی پاکیزہ صفات کی اتباع کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

بالآخر یہ عاجز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ التماس کرتا ہے کہ ہمارے خاندان کو آپ کی وفات سے بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔ آپ للّٰہ دعا فرماویں کہ اس کمی کو اللہ تعالیٰ احسن صورت میں پوری فرما دے۔ آپ کی نسل پر بھی بڑے بڑے افضال نازل فرمائے اور باقی رشتہ داروں پر بھی تاکہ وہ ہر ایک روحانی جسمانی برکت کے وارث ٹھہریں۔

نیاز مند محمد صالح قریشی سابق مبلغ علاقہ بیٹ جاموس حال علاقہ سندھ (مقیم حیدرآباد سندھ)

نوٹ

آپ کی زندگی کے عجائبات اسوجہ سے چھوڑ دیئے کہ شاید اخبار سب کو شائع نہ کر سکے۔ اگر مولیٰ کریم نے توفیق بخشی تو کسی اور رنگ میں ریکارڈ میں لانے کی سعی کی جائے گی۔

بہر حال مرحوم (احمدیت و ایمانداری ایثار و خود فراموشی کا ایک حیرت انگیز نمونہ تھے۔ اور ہزاروں نے آپکے وجود سے فائدے اٹھائے ہیں۔ مولا کریم ان کو بہت بلند درجات پر فائز فرما دے۔ آمین

(محمد صالح قریشی)

میں کیونکر احمدی ہوا؟

چودھری مولاداد صاحب پنشنر سب انسپکٹر سکنہ سارچور کے حالات

(از قلم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی)

مینے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر ۱۸۹۲ء میں بذریعہ خط لاہور سے بیعت کی۔ ابتداءً سنہ ۱۸۹۱ء میں چرچا سنا کرتا تھا کہ قادیان میں کسی مغل نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے اس زمانہ میں ایک گارڈ کے پاس سے مرزا امام دین صاحب کی وہ کتاب ملی جس میں اُنھوں نے لال بیگی بھنگیوں کی تعلیم لکھی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر میرے دل میں بدظنی گذری۔ کہ وہ مہدی بھی چونکہ امام دین کا بھائی ہے۔ اسی قماش کا ہوگا پھر میں امرتسر سے لاہور تبدیل ہو کر آ گیا۔ یہاں مجھے کسی کے ہاتھ سے ازالہ اوہام ملی۔ میرے ساتھ ایک صاحب نواب احمد حسن جھجر کے نوابوں میں سے محکمہ پولیس میں ملازم تھے ہم دونوں نے اس کتاب کا ملکر مطالعہ کیا۔ نواب صاحب تو کتاب پڑھ کر سر دھنا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے کہ جھوٹوں کا کلام ہو ہی نہیں سکتا۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کا خط لکھدیا چونکہ میں رپورٹ کا انچارج تھا اسلئے میری کوئی مخالفت نہ کر سکا اور نہ مجھے کوئی تکلیف پیش آئی۔

سنہ ۱۹۰۷ء میں تبدیل ہو کر حیدر آباد سندھ چلا گیا وہاں حیدر آباد کے قلعے کے پاس ایک پٹھان ولی اللہ مشہور تھے ان کی بابت معلوم ہوا کہ وہ بہت خدا رسیدہ انسان ہیں اسلئے مجھے شوق ہوا کہ ان کی زیارت کروں میں نے منشی امام الدین صاحب سار جنٹ سکنہ دھرم کوٹ رندھاوا اور منشی محمد بخش سب انسپکٹر سکنہ قصور کو کہا کہ جب وہاں جاؤ تو مجھے بھی ساتھ لے جانا۔ اکٹھے چلکر زیارت کریں گے۔ لیکن وہ جب کہ میں باہر کام پر تھا بغیر ملے ہی چلے گئے۔ واپس آکر اُنھوں نے ذکر کیا آپ یہاں نہ تھے۔ اس لئے ہم فرط شوق سے بغیر آپکے چلے گئے۔ دریافت پر اُنھوں نے بتلایا کہ وہ صاحب شراب بہت پیتے ہیں۔ اور لوگ آپکے لئے شراب کی بوتلیں لاتے ہیں۔ اور پلاؤ کی دیگیں نذر کرتے ہیں۔ جو محتاجوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ اُنھوں نے یہ بتلایا کہ شاہ صاحب کی بھنویں جھک کر آنکھوں پر آ رہی ہیں اور دیکھنے کے لئے بھنووں کو ہاتھ سے اٹھانا پڑتا ہے شراب کی بوتلوں کی بوتلیں ایک ہی وقت میں پی جاتے ہیں۔ اور ملنے والوں کو شراب پیش کی گئی ہم نے عذر کیا۔ چونکہ میرے ساتھ محمد بخش اور منشی امام الدین کی مسیح موعود کے بارے میں بحث رہتی تھی۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم نے شاہ صاحب سے پوچھا کہ حضرت مرزا قادیان والا سچا ہے یا جھوٹا؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ مرزا کے گھر میں شراب کی بڑی بھٹیاں چڑھی ہوئی ہیں۔ اور ہاتھ کے ذریعہ لمبائی دکھا کر بتلایا کہ اتنے اتنے گلاس شراب بھر کر دے دیتا ہے۔ اور جو پیتا ہے وہ مست ہو جاتا ہے۔ یہ سُن کر کچھ بھی سمجھ نہ آئی۔ دوبارہ دریافت کیا۔ پھر اُس نے وہی الفاظ دہرائے۔ ہم ادب کی وجہ سے خاموش رہے۔

میں نے اُن سے کہا کہ اُنھوں نے اپنے طرز پر ٹھیک سمجھایا ہے۔ اس کے سوا کیا کہتے اُس کے پاس تو ایک شراب ہے جو پیتا ہے مست ہو جاتا ہے۔

سنہ ۱۹۰۹ء کی بات ہے کہ میں موضع نصیر پور علاقہ پاک پٹن میں ایک مقدمے کی دریافت کے لئے گیا۔ جون کا مہینہ تھا۔ قصبہ کے باہر ایک جاہ پر ڈیرا لگایا۔ کھوجیوں کو کھوج نکالنے کے لئے روانہ کیا۔ میرے دل میں آیا کہ کہیں غلط کھوج نہ کر آئیں۔ اسلئے میں خود بھی دیکھوں۔ دوپہر کا وقت تھا میں نے چھتری لگا لی۔ ایک میدان میں پہنچ کر دیکھا کہ ایک شخص کمر میں کھدر کی دھوتی باندھے تن بدن سے ننگا بیٹھا ہے اور پاس ہی ایک برتن میں آگ سلگ رہی ہے۔ اور بچوں کی طرح اس میں مٹی کی کیاریاں بنا رہا ہے میں دیکھ کر حیران ہوا کہ اسقدر تو شدت کی گرمی۔ اور اُسپر آگ اور اس قدر بے پروائی سے بیٹھا ہوا ہے خیال کیا کہ کوئی پاگل ہوگا۔ جب میں اس کے قریب پہنچا۔ اس نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور ہنس کر پنجابی میں کہا:۔

"مہدی آگیا ہے ناں۔ ہو جاں ہو گیاں ناں"

مینے جواب دیا کہ جی ہاں۔ اور حیرت میں ڈوبا ہوا چلا آیا۔ لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ شخص بڑا بھاری ساہوکار تھا۔ اس کے بیٹے اب ساہوکارہ کرتے ہیں۔ یہ فقیروں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور مسکینوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ کسی صدمہ کی وجہ سے پاگل ہو گیا ہے۔ اب اس کے بیٹے اس کو گھر لے جاتے ہیں اور کپڑے پہناتے ہیں۔ مگر یہ باہر آکر لوگوں کو دے دیتا ہے اور آپ صرف دھوتی رکھتا ہے۔ جب ٹرین آتی ہے تو گاڑی پر چلا جاتا ہے۔ اور گاڑی کے کمروں پر دستک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنا اسباب سنبھالو۔ گاڑی میں چور ہوا کرتے ہیں ایک دن فسٹ کلاس میں ایک انگریز اسسٹنٹ انجنیر قصور بیٹھا تھا۔ دستک دینے پر اُس نے گاڑی سے نکل کر ہنٹر مارنا شروع کیا۔ یہ بڑی ثابت قدمی سے کھڑے رہے وہ مار کر گاڑی میں چلا گیا۔ ان کا بدن سوج گیا۔ وہ انگریز تیسرے دن صبح کو اپنے بنگلے میں مرا ہوا پایا گیا۔

سنہ ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے کہ میرے بڑے بھائی عبد الحکیم خان بیمار ہو کر گھر آ گئے۔ میں بھی چھٹی لے کر ان کے پاس پہنچا اور علاج معالجہ کراتا رہا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ایک حکیم صاحب جو میاں شرف الدین احمدی کے حقیقی چھوٹے بھائی تھے اور جن کا وطن دو دے تحصیل شکر گڑھ کے قریب تھا۔ ان کا علاج شروع کیا۔ ایک روز میں کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا کہ حکیم صاحب گھر آ گئے۔ اور میرے گھر میں اخبار الحکم دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کچھ گستاخانہ الفاظ کہے۔ انھیں سُنکر میرے بھائی صاحب نے جو کہ اسوقت احمدی نہ تھے کہا کہ حکیم صاحب اپنا کام کریں اور اس معاملہ کو جانے دیں۔ جب میں آیا تو حکیم صاحب چلے گئے تھے۔ بھائی صاحب نے حکیم صاحب کی شکایت کی اور کہا کہ میں اس حکیم سے علاج کروانا نہیں چاہتا۔ اس نے حضرت مرزا صاحب کی شان میں گستاخی کی ہے۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب کی خدا کو بہت غیرت ہے۔ میں تو علاج کرواتا ہے۔ آپ کوئی فکر نہ کریں۔

اگلے دن حکیم صاحب اپنے وقت پر نہ آئے۔ میں خود ان کو لینے کے لئے ان کے مکان پر گیا۔ اسوقت ان کے

بڑے بھائی شرف الدین احمدی باہر چارپائی پر بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ حکیم صاحب کہاں ہیں۔ انھوں نے ہنس کر پنجابی میں جواب دیا "اندر بیٹھے ہیں" میں نے پوچھا بات کیا ہے؟ کہنے لگے کہ کل جب آپ کے ہاں سے واپس آتے ہی ایک شخص کے ساتھ جو انھیں بلانے آیا تھا چلے لیکن اس کے مکان پر پہنچنے سے پہلے مر پڑے۔ اور گھر واپس آ گئے۔ کیونکہ دونوں رانوں پر طاعون کی گلٹیاں نمودار ہو گئی تھیں۔ جب ہم اندر دیکھنے کے لئے گئے۔ تو حکیم صاحب چارپائی پر پڑے تھے۔ رنگ سرخ ہو رہا تھا اور زبان میں لکنت آگئی تھی۔ جو دو تین شخص ان کے پاس بیٹھے تھے ان کو مخاطب کر کے میرے اور شرف الدین کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ دونوں بھائی بھائی ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ آپ نے بالکل سچ کہا ہے۔ واقعی ہم دونوں بھائی ہیں۔ پھر اگلے روز وہ مر گئے

اس کے بعد اپنے بھائی صاحب کو اپنے پاس روجھان والی (جس کو اب بھال نگر کہتے ہیں) لے گیا اور وہاں جا کر پنڈت مولراج اسسٹنٹ سرجن اور ایک شاہ صاحب کا جو ریاست بھاولپور کے اسسٹنٹ سرجن تھے علاج کرایا۔ بھائی کو ٹنپ کی شکایت تھی۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور ڈاکٹروں نے نازک حالت دیکھ کر جواب دے دیا۔ یہ سن کر میں بہت غمگین ہوا۔ اسوقت میرے دل میں خیال آیا۔ کہ یہی تو میرا ایک بھائی ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کروں۔ چنانچہ میں نے اسی وقت ایک عریضہ ارسال کیا۔ حضور نے اس کا جواب اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا کہ "کچھ فکر نہ کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے ہم دعا کریں گے۔ آپ بھی دعا کریں"۔

عبارت تو مجھے یاد نہیں کارڈ کا مفہوم یہی تھا۔ میں نے وہ کارڈ بھائی صاحب کے تکیئے کے نیچے رکھ دیا۔ دوسرے دن صبح کو بھائی صاحب نے مجھے کہا کہ مجھے اٹھاؤ۔ میں نے کندھوں سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ اور خود پیچھے سہارا دے کر بیٹھ گیا۔ بھائی صاحب نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ میرے سامنے کرو۔ جب میں نے ہاتھ سامنے کیا تو انھوں نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ کے پہلو میں رکھا اور دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ اب تو میرے ہاتھ کی رنگت بھی تمہارے ہاتھ جیسی ہو گئی ہے۔ اور آج سے میرے

سینے میں جو جلن تھی وہ جاتی رہی ہے۔ ان کی نبض دیکھی تو بخار بالکل نہ تھا۔ میں نے عرض کی کہ بخار بھی ٹوٹ چکا ہے۔ پھر میں نے وہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نکالا اور انھیں پڑھ کر سنایا۔ سنکر کہنے لگے کہ

او ہو یہ تو مسیح نے مردہ زندہ کر دیا

اب میں نہیں مرنے کا۔

اس کے بعد وہ بغیر علاج کے ہی تندرست ہو گئے اور بیعت کر لی۔

درخواستہائے دعا

(۱) شبنم صاحب کی بہت سی نظمیں الحکم میں شائع ہو چکی ہیں۔ قارئین الحکم آپ کے نام نامی سے خوب واقف ہیں۔

آپ کواپریٹو بنک کی انسپکٹری کے امیدوار ہیں احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

---

(۲) خلیفہ ناصر الدین ایم۔ اے جو حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ اس ماہ کے آخر میں ای۔ اے۔ سی کے امتحان میں بیٹھیں گے۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

خریداران کو ضروری اطلاع

احراری جلسہ کے سبب سے دفتر الحکم کے تقریباً سب آدمی مصروف تھے۔ اس لئے یہ اخبار کسی قدر تاخیر سے اور ۸ صفحوں پر نکل رہا ہے۔ انشاء اللہ اگلا پرچہ وقت پر اور ۱۶ صفحوں پر شائع ہوگا۔

(محمود احمد عرفانی)

وصایا

۲۰۵ — منکہ رشیم بی بی زوجہ حاکم دین قوم راجپوت بھٹی عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{12}{34}$ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی نسبت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جایا کرے گی جو میری موجودہ جائداد صرف حق مہر نقدی -/۵۰ روپے ہے۔ جو کہ ابھی میں نے اپنے شوہر سے لینا ہے۔ فقط المرقوم $\frac{12}{34}$ ۹

العبد :- رشیم بی بی زوجہ حاکم دین قوم راجپوت بھٹی شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب

گواہ شد :- حاکم دین ولد حسن دین قوم راجپوت کھوکھر شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد :- بشیر احمد ولد غلام علی قوم ارائیں موصی احمدی سکنہ شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب۔

گواہ شد :- فضل احمد ولد نواب خان قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خان محرر ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ

۲۰۶ — لطیف النساء بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ حکیم قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلیم پور ڈاکخانہ پنڈی تحصیل و ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{10}{34}$ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ حق مہر مد زیورات سات سو روپے کی ہے جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جس کے مبلغ ستر روپے بنتے ہیں۔ اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی بابت خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو ایسی رقم اس رقم وصیت سے منہا کر دی جائیگی اور میں اس رقم کی رسید حاصل کر لوں گی۔ میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط

العبد :- لطیف النساء زوجہ فقیر احمد حکیم بقلم خود۔

گواہ شد :- سید محمد علی شاہ انسپکٹر حلقہ

گواہ شد :- فضل الرب سب انسپکٹر تبلیغ تحصیل جالندھر

گواہ شد :- فقیر احمد خاوند موصیہ حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی

نوٹ :- میں اس رقم کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ اور وصیت اپنی بیوی کے کہنے کے مطابق کرائی گئی ہے۔

۲۰۷ — منکہ محمد بی بی زوجہ مولوی عمر بخش قوم کشمیری پیشہ پارچہ بافی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن شادیوال خورد ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{8}{34}$ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ بصورت زیور چھلی طلائی دو عدد نامہ طلائی یک عدد وزنی ہر دو اشیاء ۸ ماشہ۔ چوڑیاں نقرئی دو عدد۔ ہیبر نقرئی یکعدد وزنی ۲۲ تولہ کل قیمت زیور ہر چہار عدد مبلغ -/۶۸ روپے چہرہ شاہی ہے۔ بصورت حق مہر -/۳۲ روپے کل میزان یکصد روپیہ ہے۔ کل جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت متعلقہ بہشتی مقبرہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میری زندگی میں علاوہ جائداد مذکورہ بالا کے اور ثابت ہو تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ لہذا یہ وصیت کرتی ہوں کہ مستند رہے۔

العبد :- محمد بی بی زوجہ مولوی عمر بخش موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :- مولوی عمر بخش خاوند موصیہ

گواہ شد :- عبد اللطیف ساکن چوہان ضلع گجرات حال شادیوال بقلم خود

۲۰۸ — منکہ کرم بی بی زوجہ مستری فضل الٰہی قوم بھٹی پیشہ ترکھان عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن دھیر کے کلاں۔ ڈاکخانہ کنجاہ تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{5}{34}$ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد مشتمل ایک داونی طلائی قیمتی -/۵۴ روپیہ دو سیر چاندی قیمتی -/۸۱ روپیہ کل زیورات موجودہ مبلغ -/۱۳۲ روپیہ ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر نئی جائداد ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیور مندرجہ بالا جو ہے۔ وہ میرا حق مہر ہے۔ اور کوئی میرے پاس رقم اور زیور نہیں ہے۔

العبد کرم بی بی زوجہ مستری فضل الٰہی نشان انگوٹھا

گواہ شد :- مستری فضل الٰہی خاوند موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :- حافظ غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دھیر کے کلاں بقلم خود

خط و کتابت

کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(مینیجر الحکم)